REGD No. L. 5254

247

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم پنجشنبہ

۱۴ صفر ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۱۰ / (دو آنہ)

جلد ۴۵/۱۰ | ۲۰ تبوک ۱۳۳۵ھ | ۲۰ ستمبر ۱۹۵۶ء | نمبر ۲۲۰

مغربی پاکستان میں اڑھائی لاکھ ایکڑ افتادہ زمین میں

ــــ کاشت کا منصوبہ ــــ

کراچی ۱۹ ستمبر۔ حکومت مغربی پاکستان آئندہ پانچ سال کے اندر مزید اڑھائی لاکھ ایکڑ زمین کو زیر کاشت لانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ صوبائی حکومت نے "ٹریکٹرز" کی خریداری کے لئے مرکزی حکومت سے مالی امداد کی درخواست کی ہے۔ مرکزی حکومت نے اس سکیم پر کام شروع کرنے کے لئے فوری طور پر اٹھارہ ٹریکٹرز" صوبائی حکومت کو دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

ــــ پشاور ۱۹ ستمبر وزیر اعلیٰ مغربی پاکستان ڈاکٹر خانصاحب کل بذریعہ طیارہ پشاور پہنچے انہوں نے اپنے سابقہ اعلان کا اعادہ کیا کہ ملک میں عام انتخابات جتنی جلد ممکن ہوا کرا دیئے جائیں گے ڈاکٹر خان صاحب نے بتایا۔ کہ مسٹر سہروردی عنقریب پشاور آئیں گے۔

وزیر اعظم پاکستان کے نام صدر ناصر کا خاص پیغام

ایک ہفتہ کے اندر اندر مصری سفیر کی جناب سہروردی سے دوسری ملاقات

کراچی ۱۹ ستمبر۔ مصر کے صدر جمال عبدالناصر نے وزیر اعظم پاکستان جناب حسین شہید سہروردی کو ایک خاص پیغام بھیجا ہے۔ یہ پیغام صدر کی طرف سے کل پاکستانی ناظم الامور مقیم قاہرہ احمد ہمدانی کو دیا گیا۔ اس کا مضمون ابھی معلوم نہیں ہو سکا۔ کل کراچی میں مصری سفیر نے وزیر اعظم سے اہم ملاقات کی۔ اس ہفتہ کے اندر اندر سفیر مذکور کی وزیر اعظم سے یہ دوسری ملاقات تھی۔ نیز مصری سفیر نے کل حکومت مصر کا ایک مراسلہ بھی پاکستانی وزارت خارجہ کو دیا ــــ وزیر خارجہ ملک فیروز خاں نون نے جو قضیۂ سویز سے متعلق منعقد ہونے والی کانفرنس میں شرکت کی غرض سے آجکل لنڈن میں ہیں کل برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر سلون لائڈ اور وزیر تعلقات دولت مشترکہ ارل آف ہوم سے الگ الگ ملاقات کی۔ یقین خیال ہے کہ ان ملاقاتوں میں نہر سویز کی تازہ ترین صورت حال پر تبادلۂ خیالات ہوا۔

نہر سویز کے سوال پر ۱۸ ملکوں کی کانفرنس آج سے شروع ہو رہی ہے

"اگر نہر سویز کا مسئلہ طے نہ ہوا تو مصر کی اقتصادی ناکہ بندی کر دی جائیگی" (منزیز)

لنڈن ۱۹ ستمبر۔ نہر سویز کے متعلق ۱۸ ملکوں کی کانفرنس آج سے لنڈن میں شروع ہو رہی ہے امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس آج کے اجلاس میں تین مغربی طاقتوں برطانیہ فرانس اور امریکہ کی طرف سے نہر سویز استعمال کرنے والے ملکوں کی انجمن بنانے کی تجویز پیش کریں گے۔

ان تینوں ملکوں کے وزراء خارجہ نے کل ایک طویل ملاقات میں اس تجویز کو آخری شکل دی ہے۔ حکومت فرانس کے ایک ترجمان نے کل بتایا کہ تینوں ممالک اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کا تہیہ کر چکے ہیں یاد رہے وزیر خارجہ پاکستان ملک فیروز خاں نون اعلان کر چکے ہیں کہ پاکستان مجوزہ انجمن طاقت کے بل پر قائم کرنے کے خلاف ووٹ دے گا ــــ ادھر قاہرہ میں عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی نے مغربی طاقتوں کی تجویز مسترد کر دی ہے۔ کمیٹی کا کہنا ہے کہ ایسی انجمن کا قیام اقوام متحدہ کے منشور کے خلاف ہوگا۔

مکرم شاہ جی محمد اکبر خانصاحب رئیس ترنگ زئی پشاور وفات پا گئے

ــــ انا للہ وانا الیہ راجعون ــــ

مورخہ ۱۸/۹/۵۶ کو پشاور سے ذیل کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔

"مکرم شاہ جی محمد اکبر خان صاحب رئیس ترنگ زئی پشاور جو ایک عرصہ سے بعارضہ بلڈ پریشر بیمار چلے آ رہے تھے۔ لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور میں وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم نہایت مخلص احمدی اور اعلےٰ اخلاق کے حامل تھے۔ اور اپنے علاقہ میں احمدیت کے لئے ایک ستون کی حیثیت رکھتے تھے۔ احباب جماعت مرحوم کے درجات کی بلندی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ نیز یہ کہ اللہ تعالےٰ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور مرحوم موصوف کے نیک نمونہ پر چلنے کی طاقت عطا فرمائے۔ آمین"

خاکسار بشیر احمد رفیق متعلم جامعۃ المبشرین ربوہ

مشرقی پاکستان میں سات نئے وزراء نے حلف اٹھا لیا

ڈھاکہ ۱۹ ستمبر مشرقی پاکستان میں کابینہ کے سات نئے وزیروں نے کل اپنے عہدے کا حلف اٹھا لیا۔ اس طرح اب صوبائی وزراء کی تعداد گیارہ ہو گئی ہے۔ ان میں تین اقلیتی نمائندے بھی شامل ہیں نئے وزیروں کے نام یہ ہیں:

عوامی لیگ۔ مسٹر مسیح الرحمٰن مسٹر خیرات حسین مسٹر منصور علی اور مسٹر عبدالرحمٰن خان

کانگرس۔ مسٹر منورنجن دھر اور مسٹر ایس۔ ای موجدار

یونائیٹڈ پروگریسو پارٹی۔ مسٹر دھریندر ناتھ

مصر میں صدر کے نام کے ساتھ فوجی عہدے کا ذکر کرنے سے ــــ منع کر دیا گیا ــــ

قاہرہ ۱۹ ستمبر۔ مصر کے صدر ناصر نے حکم جاری کیا ہے جس کے تحت صدر یا کسی سابق فوجی افسر کے نام کے ساتھ جو اب کسی سول عہدے پر فائز ہو فوجی عہدے کا ذکر کرنا جرم قرار دیا گیا ہے۔ اس حکم پر فوری عمل درآمد ہوگا۔

برطانیہ کی جہاز ران کمپنی نے کرایوں ــــ میں اضافہ کر دیا ــــ

لنڈن ۱۹ ستمبر۔ کل رات برطانیہ کی ایک بہت بڑی جہاز ران کمپنی نے جہاز کے کرایوں میں بیس فیصدی اضافہ کا اعلان کیا ہے۔ یہ اضافہ راس امید سے ہو کر جانے والے جہازوں کے کرایہ میں کیا گیا ہے۔

فن لینڈ کی زبان میں قرآن پاک کا ترجمہ

ہلسنکی۔ ۱۹ ستمبر۔ ہلسنکی کی اسٹیٹ یونیورسٹی کے مشرقی ادب کے پروفیسر نیز ہلسنکی کی فن لینڈ پاکستان فرینڈشپ سوسائٹی کے چیئرمین مسٹر آرماس سالونن نے فن لینڈ کے ایک جواں ماہر مغربی ادب ڈاکٹر جوسس آرو کی مدد سے اکسوسیم گرما میں فن لینڈ کی زبان میں قرآن پاک کا ترجمہ مکمل کیا ہے۔ توقع ہے کہ طباعت کے اخراجات تقریباً ۵۰ ہزار روپے ہوں گے۔

"اور یہ امن شکنی پر منتج ہوئے بغیر نہ رہے گا" آسٹریلیا کے وزیر اعظم مسٹر منزیز نے اشارۃً کہا ہے کہ اگر سویز کا مسئلہ طے نہ ہوا تو مصر کی اقتصادی ناکہ بندی کر دی جائے گی دنیا کے ممالک نہر سویز کے معاملہ میں طاقت کے استعمال سے بچنا چاہتے ہیں۔ لیکن ہم مصر کو اجازت نہیں دے سکتے کہ وہ کئی ملکوں کو جن میں آسٹریلیا بھی شامل ہے تباہ کر دے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۵۶ء

اختلاف عقائد کی برداشت

ذیل میں ہم ہفت روزہ ایشیا کا ایک ادارتی نوٹ اشاعت ۹ ستمبر ۱۹۵۶ء سے بعینہٖ نقل کرتے ہیں۔ فھو ہذا۔

"حجاز میں شغل تکفیر

معلوم ہوا ہے۔ کہ لائل پور ایک عالم دین مولانا سردار احمدؐ جو بریلوی مکتب خیال سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور اپنے مسلک میں غلو کرنے کے بارے میں معروف ہیں۔ امسال حج کو تشریف لے گئے۔ وہاں ان کے کسی عقیدتمند نے ان سے دریافت کیا۔ کہ مسجد حرام اور مسجد نبوی کے اماموں کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے۔ جائز ہے یا ناجائز۔ اس کے جواب میں مولانا نے فرمایا کہ چونکہ یہ وہابی ہیں۔ اور وہابی کافر ہیں۔ لہٰذا ان کے پیچھے نماز ناجائز ہے۔ اور حرمین کے وہابی اماموں کے پیچھے نماز کو جائز سمجھنے والا بھی کافر بلکہ اکفر ہے۔

مولانا کا یہ فتویٰ قاضی مدینہ یعنی مجسٹریٹ تک پہنچ گیا۔ اور ان کو عدالت میں طلب کر لیا گیا۔ پہلے تو مولانا نے اور وظائف کی مشغولیت کا عذر کیا۔ مگر جب حاضری کے بغیر چارہ نہ رہا۔ تو انہوں نے یہ کہہ کر ٹال دینا چاہا۔ کہ میں نہیں جانتا۔ مگر جب اصرار کیا گیا۔ تو انہوں نے اپنے فتویٰ کا اقرار کر لیا۔ اور قاضی صاحب نے ان کو "انت دجل کذاب" کہہ کر گرفتار کر لیا۔ ان کی گرفتاری کی اطلاع ان کے عقیدت مند حاجیوں کے ذریعے پاکستان پہنچی ہے۔ اوپر کی روایت ان کے معتقدین ہی کی ہے۔ جن کا بیان ہے کہ مولانا سردار احمد صاحب وہاں انتہائی احتیاط سے وقت گذار رہے تھے۔ یہاں تک کہ اپنی نماز بھی اپنے ہم خیال لوگوں کو اپنے ڈیرے پر باجماعت پڑھایا کرتے تھے۔ اور حکومت کے خلاف کوئی بات نہیں کہتے تھے۔ اگر یہ روایت صحیح ہے۔ تو اس پر جس قدر افسوس کیا جائے کم ہے۔ کسی پاکستانی عالم دین کا اپنے ملک سے باہر جا کر حجاز مقدس میں ان جھگڑوں کو کھڑا کرنا جو پاکستان میں مسلمانوں کے اندر فتنہ و فساد پھیلا چکے ہیں۔ اور پھیلا رہے ہیں۔ ایک ایسی حرکت ہے۔ جو ہر اعتبار سے قابل مذمت ہے۔

اگر مولانا حرم کعبہ کے امام اور مسجد نبوی کے امام کو بھی کافر تصور فرماتے ہیں۔ اور سعودی عرب کے وہابیوں کو کافر تصور کرتے ہیں۔ تو ان کو کس حکیم نے مشورہ دیا تھا۔ کہ وہ حج پر تشریف لے جائیں۔ بہرحال وہاں کے جملہ مناسک تو یہی "کافر" ادا کراتے ہیں۔ وہاں کے معلم۔ وہاں کے خطیب۔ وہاں کے ائمہ مساجد۔ وہاں کے حکام۔ موٹر ڈرائیور۔ اونٹوں والے سب "وہابی" ہیں۔ اور وہی مزدلفہ منیٰ۔ عرفات۔ اور مدینہ منورہ وغیرہ لے جاتے ہیں۔ جب مناسک حج کا ایک ایک قدم "کافر وہابیوں" کی اقتدا اور تعاون سے وابستہ ہے۔ تو یہ لوگ عزم حجاز ہی کیوں کرتے ہیں۔ اور وہاں جا کر وہ فتنے کیوں برپا کرتے ہیں۔ جن سے مسلمان پاکستان میں بھی بیزار ہیں۔

اگر یہ واقعہ ان کافر گروں کی عبرت کا باعث ہو سکے۔ تو انہیں اپنے طرز عمل پر نظر ثانی کرنی چاہیئے۔ اور سوچنا چاہیئے۔ علم غیب رسول۔ بشریت رسول اور گیارھویں شریف کے مسائل جو بعد کی پیداوار ہیں۔ ان کو کفر و اسلام کا معیار کیونکر گردانا جا سکتا ہے۔ یہ تو وہی قادیانیوں کی سی حرکت ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کو ان عقائد کی بنا پر کافر قرار دیتے ہیں۔ جو نہ کتاب الٰہی میں موجود ہیں۔ نہ احادیث رسول میں۔ اور اس طرح وہ امت میں خواہ مخواہ کی تفریق اور بغض و عناد کا سلسلہ قائم کرتے ہیں۔ مولانا سردار احمد کے معتقدین کہتے ہیں۔ کہ وہ ہڑتالیں کریں گے۔ اور جلوس نکالیں گے۔ مگر کیا ان کو علم نہیں کہ اس طرح سعودی عرب کی حکومت کو مرعوب کرنے کی بجائے وہ پاکستان اور سعودی عرب کے تعلقات کو خراب کریں گے۔ ہونا تو یہ چاہیئے۔ کہ خود حکومت پاکستان۔ پاکستان میں تکفیر کی گرم بازاری کو قانوناً ممنوع قرار دے دے۔ اور جو شخص مسلمانوں کو کافر کہے۔ اس کو تعزیر کا مستوجب گردانے۔ آخر دین کے ساتھ یہ مذاق کب تک جاری رہے گا۔

ہمیں اندیشہ ہے۔ اگر مکفر علماء نے سرزمین حجاز میں جا کر تکفیر مسلمین کا بازار گرم کیا۔ تو کہیں سعودی حکومت پاکستان کے عازمین حجاز کے متعلق اسی قسم کی ہدایات جاری نہ کر دے جس طرح کی ہدایات عبد الرحمٰن اور محمد دین وغیرہ نام کے لوگوں کے متعلق جاری کی گئی تھیں۔" (ہفت روزہ ایشیا، لاہور مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۵۶ء)

اس واقعہ سے کہ مولانا سردار احمدؐ صاحب بریلوی کو سعودی عرب کے قاضی صاحب نے "انت دجل کذاب" کہہ کر گرفتار کر لیا ہے۔ یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔ کہ کس طرح جہاں مسلمانوں کے ایک فرقہ کے برسر اقتدار ہونے سے دوسرے فرقوں کی آزادی ضمیر سلب ہو سکتی ہے۔ چونکہ سعودی عرب میں "وہابیوں" کی حکومت ہے۔ اس لئے مولانا کے اپنے عقیدہ کے اظہار پر انہیں گرفتار کر لیا گیا۔ اور انہیں "کذاب" کا خطاب دیا گیا۔ معلوم نہیں کہ کوئی اور سزا بھی دی گئی ہے یا نہیں۔ اور آپ کو گرفتاری کے بعد کس طرح آزادی نصیب ہوتی ہے۔

اگر سعودی عرب میں بجائے "وہابیوں" کے بریلوی خیال والوں کی حکومت ہوتی۔ تو نتیجہ اس کے برعکس ہوتا۔ اس سے یہ نتیجہ نکالنا کچھ بھی مشکل نہیں ہے۔ کہ جہاں جہاں بھی ایسا ہوگا۔ کہ کسی خاص فرقہ کا قبضہ اقتدار پر آئے گا۔ وہاں وہاں دوسرے فرقوں کی آزادی ضمیر ضرور خطرہ میں ہوگی۔ اور وہ اپنے صحیح عقائد ظاہر نہیں کر سکیں گے۔ ورنہ سزا کے مستوجب ہوں گے۔ جو قتل تک ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ ازمنہ وسطیٰ میں یورپ اور ایشیا میں ہوتا رہا ہے۔ اور جس سے آنکھیں بند رکھنا عقلمندی نہیں ہے

رہا شغل تکفیر کا معاملہ تو جہاں تک ذاتی عقیدہ کا تعلق ہے۔ ہر اسلامی فرقہ یا فرد کا حق ہے۔ کہ وہ اپنے عقائد کو ہی صحیح اسلامی عقائد سمجھے اور اپنے سے مختلف یا متضاد عقیدہ رکھنے والے کو صحیح عقائد سے منحرف سمجھے۔ یہ تفریق عقائد نہ کبھی پہلے مٹ سکی ہے۔ اور نہ آئندہ مٹ سکتی ہے۔ البتہ حکومت کی نظر میں یعنی سیاسی سطح پر سب فرقے مسلمان ہی تصور کئے جائیں گے۔ اور کسی حکومت کا خواہ وہ ایک فرقہ یا زیادہ فرقوں کے نزدیک کتنی ہی اسلامی کیوں نہ ہو۔ اس کا حق نہیں ہے۔ کہ کسی فرد یا فرقہ کو جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے نامسلمان سمجھے اور اس کے ساتھ ایسا سلوک نہ کرے۔ جو ایک مسلمان کا قانوناً حق ہے۔

ذاتی یا فرقہ وارانہ عقیدہ ایسی چیز ہے۔ کہ جس میں دخل اندازی ہمیشہ فساد فی الارض کی وجہ بنتی چلی آئی ہے۔ چنانچہ جیسا کہ اسی نوٹ سے ظاہر ہے۔ "بریلوی" حضرات کا یہ عزم کہ وہ سعودی حکومت کے خلاف احتجاج کریں گے۔ ہڑتالیں کریں گے اور جلوس نکالیں گے۔ جیسا کہ مدیر ایشیا نے فرمایا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ سعودی حکومت کو مرعوب کرنے کی بجائے وہ پاکستان اور سعودی عرب کے تعلقات کو خراب کریں گے۔ ظاہر ہے کہ اگر سعودی قاضی صاحب مولانا سردار احمدؐ کو گرفتار نہ کرتے۔ اور ان کو اپنے طریق پر نمازیں ادا کرنے میں مخل نہ ہوتے۔ اور نہ ان کے اظہار عقیدہ پر معترض ہوتے۔ تو یہ امکان ہی پیدا نہ ہوتا۔ پھر مدیر ایشیا کا یہ مشورہ بھی عجیب ہے کہ ایسے لوگ حج کے لئے ہی نہ جایا کریں۔ حالانکہ کعبۃ اللہ میں پہلے ہی چاروں فقہی مذاہب کے الگ الگ چار مصلے موجود ہیں۔ ان کی وجہ سے کبھی کوئی جھگڑا نہیں سنا گیا۔ اصل چیز جو ضروری ہے۔ وہ اظہار اختلاف نہیں بلکہ اظہار اختلاف کو برداشت کرنے کا حوصلہ ہے۔ جو افسوس ہے کہ مسلمانوں میں کمیاب ہو چکا ہے۔

جیسا کہ اسلامی جماعت کے اس بزرجمہر مدیر ایشیا کی فطرت ہے۔ اس نوٹ میں اس نے "قادیانیوں" پر بھی زباندرازی فرمائی ہے۔ اور ان کے متعلق بالکل الٹی بات کہی ہے۔ آنجناب کو اچھی طرح یاد ہے۔ کہ "احمدیوں" پر کفر کا فتویٰ پہلے علمائے کرام نے ہی لگایا تھا۔ اور احمدیوں نے حدیث رسول اللہؐ کے مطابق کفر ان پر الٹا دیا تھا۔ اگر مدیر ایشیا ذرا بھی عدل و انصاف کے معتقد ہوتے تو وہ یہ کہنے کی بجائے کہ "قادیانیوں" نے دوسرے مسلمانوں پر کفر کے فتوے لگائے ہوئے ہیں۔ یہ کہتے کہ جس طرح علمائے کرام نے "قادیانیوں" پر کفر کے فتوے لگائے ہوئے ہیں۔ لیکن ع

اس عہد میں سب کچھ ہے پر انصاف نہیں ہے

ہم مدیر ایشیا سے پوچھتے ہیں۔ کہ کیا مختلف فرقوں کے علمائے کرام نے ایک دوسرے پر "احمدیوں" کی دیکھا دیکھی کفر کے فتوے لگائے ہوئے ہیں۔ کتنا شرمناک جھوٹ ہے؟ کیا اکثر مساجد میں جو یہ نوٹس لگا ہوتا ہے۔ کہ یہاں احناف کے طریق پر نماز پڑھنی ہوگی۔ ورنہ .... کیا احمدیوں کی کسی مسجد پر بھی ایسا نوٹس دیکھا گیا ہے؟

پھر جماعت اسلامی کے بزرجمہر کو چاہیئے تھا۔ کہ احمدیوں پر افترا طرازی سے پہلے "روداد جماعت اسلامی حصہ اول صـ۸" پر مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودی امیر جماعت اسلامی کی تقریر کے یہ فقرے پڑھ لیتے۔

"ہر شخص کو قدم آگے بڑھانے سے پہلے خوب سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ وہ کس خارزار میں قدم رکھ رہا ہے۔ یہ وہ راستہ نہیں ہے۔ جس میں آگے بڑھنا اور پیچھے ہٹ جانا دونوں یکساں ہوں۔ یہاں پیچھے ہٹنے کے معنی ارتداد کے ہیں۔"

اور مولانا اور اسلامی جماعت کے اس بزرجمہر کا عقیدہ ہے۔ کہ

اسلام میں ارتداد کی سزا قتل ہے

(باقی صفحہ ۵ پر)

میں عمر کے انتہائی درجہ کو پہنچ چکا ہوں بیمار ہوں اور موت کے قریب ہوں

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے ارشاد فرمودہ متعدد حوالے

مولوی عبدالوہاب صاحب اور ان کے ہم خیال بتائیں کہ کیا حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ کو بھی بڑھاپے کی وجہ سے معزول ہو جانا چاہیئے تھا؟

248

"الفضل" مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۵۶ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے اپنے دست مبارک کے لکھے ہوئے ایک خط کا چربہ شائع ہو چکا ہے۔ جس میں آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ

"میں اب ضعیف، بیمار اور بہت بڈھا ہوں موت قریب ہے۔"

لیکن باوجود خود اپنے بڑھاپے کے اعتراف کے نہ انہوں نے خود خلافت سے دستبرداری اختیار کی۔ اور نہ جماعت نے ہی انہیں (نعوذ باللہ) معزول کیا۔ حالانکہ اگر مولوی عبدالوہاب صاحب کا یہ خیال صحیح ہے کہ بڑھا ہو جانے پر خلیفہ کو معزول کر دینا چاہیئے۔ تو جماعت کو فوراً حضرت خلیفۂ اول کو (نعوذ باللہ) خلافت سے معزول کر دینا چاہیئے تھا۔

حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ جتنی کثرت اور تکرار کے ساتھ اپنے بڈھا ہونے اور موت کے قریب ہونے کا ذکر فرمایا کرتے تھے۔ اس کا کسی قدر اندازہ ذیل کے حوالوں سے بھی لگایا جا سکتا ہے۔ جو مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل انچارج شعبہ زود نویسی نے نکال کر ارسال فرمائے ہیں۔ یہ حوالے حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی ایام سے لے کر آپ کی وفات کے زمانہ تک کے عرصہ پر ممتد ہیں۔ ان میں سے ہر ایک حوالہ مولوی عبدالوہاب صاحب کے اس باطل خیال کی کھلی تردید کرتا ہے۔ اور حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ کے اس تاریخی قول کی تائید کرتا ہے کہ

"خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے خلیفہ کو کوئی طاقت معزول نہیں کر سکتی۔ تم میں سے کوئی مجھے معزول کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔"

اس سلسلہ میں طبری کا ایک حوالہ بھی قابل غور ہے۔ جب محمد بن ابی بکر نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ڈاڑھی کھینچی تو اس وقت اس نے یہ الفاظ بھی کہنے کی جسارت کی۔

قد اخزاك الله یا نعثل (طبری ص۳۲۱)

(ترجمہ) اے بے وقوف بڈھے! خدا نے تجھے ذلیل کر دیا ہے۔

اس حوالہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ بڑھاپے کی آڑ میں خلیفۂ وقت کی تذلیل کرنے کی ناکام کوشش آج ہی نہیں کی جا رہی بلکہ خلفائے راشدین کے وقت میں بھی منافقین ایسی ہی شرارتیں کرتے رہے ہیں۔ (ادارہ)

(۱)

۱۹۰۸ء۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے ۱۹۰۸ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر مخالفین سلسلہ کے اعتراضات کے جواب میں جو مضمون لکھا اس میں آپ نے ایک جگہ تحریر فرمایا:۔

"میرا مطاع اس دنیا سے کوچ کر گیا اور میں بوڑھا ہو گیا ہوں۔ اور میرا زمانہ بھی کچھ بہت بڑا نہیں میرے دل میں یہ سطور لکھنے کا شوق تھا جو قلم سے نکلا ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث۔

(ریویو آف ریلیجنز ص۲۷ ۱۹۰۸ء)

(۲)

۲۵ دسمبر ۱۹۰۸ء کے خطبہ میں فرمایا:۔

"میرا حال اب دیکھتے ہو صحت ٹھیک نہیں عمر کے انتہائی درجہ کو پہنچ چکا ہوں۔ پس میں جو کچھ کہتا ہوں خلوص دل سے کہتا ہوں"

(خطبات نور جلد ۲ ص۲۸۲)

(۳)

۱۹۰۹ء۔ "میں جو کچھ کہتا ہوں صاف صاف کہتا ہوں میں منافق نہیں۔ جو کچھ میری عمر ہے وہ آجکل کی عمروں کے مطابق انتہائی زمانہ ہے۔ ستر برس سے تجاوز ہے اب اتنی عمر مجھے اور پانے کی امید نہیں اور اگر ہو بھی تو یرد الی ارذل العمر کی مصداق ہے۔ پھر وہ قوے نہیں مل سکتے جو پہلے تھے پھر میری اولاد ایسی نہیں جو میری خدمت کرے۔ اگر مجھے فکر ہے تو یہ کہ قبر اور قیامت میں میرے ساتھ جانے والا کوئی نہیں"۔ (بدر ۱۴ اکتوبر ۱۹۰۹ء)

(۴)

۱۹۱۰ء۔ ۱۹۱۰ء کے خطبہ عیدالفطر میں فرمایا

"ایک جمعہ میں میں نے الوداع خطبہ پڑھا کیونکہ میری حالت ایسی تھی کہ تھوک کے ساتھ بہت خون آتا تھا اندر ایسا جل گیا تھا کہ خاکستر کی دست آتے اور میں رات کو جب سوتا تو یہی سمجھتا کہ بس اب رخصت۔ سلمت نفسی الیک۔ گھر والے بعض دفعہ ہمدردی سے مجھے ملامت کرتے کہ تم پرہیز نہیں کرتے۔ بہت وعظ کرتے ہو سبق بدستور پڑھائے جاتے ہو۔ تو میں کہتا بے شک جس قدر نقص و عیب ہیں میری طرف منسوب کرو میرا مولیٰ تو جو کچھ کرتا ہے بھلا ہی کرتا ہے والخیر کلّہ فی یدیک"

(خطبات نور جلد ۲ ص۳۶۹)

(۵)

فرمایا:۔

"یہ بھی یاد رکھو کہ اب مرنے کے قریب ہوں مگر میں تمہارا سچا خیر خواہ ہوں"۔ (بدر ۱۲ جنوری ۱۹۱۱ء)

(۶)

پھر فرمایا:۔

"میری یہ حالت ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھتا ہوں سجدہ کرنا مشکل۔ ایک دن خطبہ لمبا پڑھا تو اب تک پٹھے میں درد سے آرام نہیں آیا۔ ادویہ بھی اب عمر کا تقاضہ ہے موت کا وقت قریب سے قریب کیا ہوتا ہے لگ چکا ہے۔ میں تمہیں کھول کھول کر احکام الٰہی سناتا رہتا ہوں۔ اب بھی یہ کہہ کر سبکدوش ہوتا ہوں کہ تم چالاکیوں سے بیہودگیوں سے۔ جھوٹ سے۔ فریبوں سے بدکاریوں سے۔ جھوٹی ترکیبوں سے بڑے آدمی نہیں بن سکتے۔ بلکہ بڑا بننے کا ایک ہی طریق ہے اور وہ ہے قرآن مجید پر عمل"۔

(بدر ۱۲ اکتوبر ۱۹۱۱ء ص۳)

(۷)

۱۹۱۲ء۔ ۱۹۱۲ء میں فرمایا:

"میں پھر نصیحت کرتا ہوں میرے بڑھاپے اور بیماری کو دیکھ لو۔ اپنے اختلافوں کو دیکھ لو۔ کیا یہ تمہیں خدا سے ملا دیں گے۔ اگر نہیں تو ہماری بات مانو اور محبت سے رہو" (ملفوظات نور ص۲۴۲)

"پیغام صلح" سے ایک سوال

"پیغام صلح" ایک طرف موجودہ فتنہ منافقین سے اپنا دامن بکلی پاک ثابت کرنے کے لئے نہایت معصومانہ انداز میں یہ لکھ رہا ہے کہ

"ایسی ناپاک سازشیں خلیفہ صاحب ہی کی جماعت میں چلتی ہیں"۔

(پیغام صلح یکم اگست ۱۹۵۶ء)

مگر دوسری طرف اس نے "ناپاک سازش" کی تکمیل کے لئے دعائیں جاری کر رکھی ہیں کہ

"ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان منافقین کو ہمت اور طاقت دے"۔

(پیغام صلح ۸ اگست ۱۹۵۶ء)

"پیغام صلح" کے مدیر مولوی دوست محمد صاحب بتائیں کہ جب ان کی نگاہ میں بھی موجودہ فتنہ ایک ناپاک سازش ہے۔ تو وہ سازش کرنے والوں کی "ہمت و طاقت" کے لئے سر تاپا دعا کیوں بنے ہوئے ہیں؟

کیا اب بھی یہ حقیقت بے نقاب نہیں ہوئی کہ ؎

کوئی معشوق ہے اس پردۂ زنگاری میں

(دوست محمد شاہد)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں

احباب جماعت کے اخلاص نامے

سید سعید احمد صاحب چنیوٹ کا خواب

سیدنا و امامنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز المصلح الموعود

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

۱۹۲۱ء یا ۱۹۲۲ء کی بات ہے۔ خاکسار نے ایک خواب دیکھا تھا۔ جو کہ ان ایام سے تعلق رکھتا ہے

خواب

ایک وسیع اور پختہ سڑک جس کے دونوں کناروں پر فٹ پاتھ بنے ہوئے ہیں۔ ایک فٹ پاتھ پر میں اکیلا کھڑا ہوں۔ سڑک پر جتنی دوکانیں ہیں۔ ان میں کاروبار بالکل بند ہے۔ مشرق کی طرف جس طرف میرا منہ ہے۔ کوئی انسان تو کیا پرندہ بھی دکھائی نہیں دیتا۔ اور اسی طرح سڑک کی دوسری جانب بھی یہی حال ہے۔ سخت تشویش میں ہوں کدھر کو جاؤں اور کیسے جاؤں۔ یہاں تو انسان ہی کوئی نہیں۔ کہ اچانک سڑک پر دور کچھ فاصلے پر ایک انسان نظر آیا۔ وہ انسان جوں جوں نزدیک آتا ہے۔ کچھ فضا میں غیر معمولی طور پر سرسراہٹ سی ہوتی ہے۔ اور کچھ انسانی آوازیں بھی میرے سر کے اوپر ایک چھت سے آنے لگتی ہے۔ میری توجہ اس آنے والی انسانی ہستی پر لگی ہے۔ اور گھبرائی ہوئی اوپر جو مخلوق ہے۔ ادھر بھی خیال ہے۔ دل میں میں کہتا ہوں۔ کہ یہ انسان کوئی اور ہی بلا نہ ہو کیوں نہ میں بھی اوپر چھت پر چلا جاؤں جہاں دیگر لوگ ہیں۔ اتنے وقت میں آنے والا انسان بہت نزدیک آجاتا ہے میں اسے پہچان کر دل ہی دل میں کہتا ہوں کہ یہ تو صادق شاہ صاحب ہیں۔ جو کہ ۱۹۳۲ء اور ۱۹۳۳ء میں ہمیں اسلامیہ ہائی اسکول سیالکوٹ میں پڑھایا کرتے تھے۔ اور لڑکے کلاس میں ان کو بہت تنگ کیا کرتے تھے۔ یہ کیوں بے چینی کی حالت میں بھاگ رہے ہیں۔ ان کے سر پر ایک سفید سا گیند ہوا میں اڑ رہا ہے کبھی وہ ان کے سر پر لگتا ہے کبھی اوپر اٹھ جاتا ہے۔ صادق شاہ صاحب اس گیند سے جان چھڑانا چاہتے ہیں مگر وہ گیند پیچھا نہیں چھوڑتا۔ میں بھی ان گھبراہٹ کو دیکھ کر چھت پر چلا جاتا ہوں۔ تمام لوگ جو چھت پر ہیں۔ دعائیں مانگ رہے ہیں اور سہمے ہوئے ہیں۔ میں بھی ان میں شامل ہو کر دعائیں کرنے لگ جاتا ہوں۔ اتنے میں شاہ صاحب مع گیند دوسری طرف غائب ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد جدھر سے صادق شاہ صاحب آئے تھے۔ اس طرف سے بادل نمودار ہوتے ہیں۔ اور آسمان پر پھیلنے شروع ہو جاتے ہیں۔ رنگ برنگ بادل ہیں جو پھولوں کی طرح منقش ہیں کہیں کہیں کچھ لکھا ہوا بھی نظر آتا ہے۔ لیکن غیر ملکی زبانوں میں۔ ان کے درمیان ایک چہرہ نمودار ہوتا ہے۔ جو نزدیک آکر حقارت اور نفرت سے دیکھتا ہے۔ لوگوں کو بہت گھبراہٹ ہوتی ہے۔ وہ دعاؤں میں زیادہ رقت اور زاری شروع کر دیتے ہیں۔ یہ چہرہ کسی غیر ملکی بادشاہ کا معلوم دیتا ہے اس کے بعد وہی گیند سا جو صادق شاہ صاحب کو پریشان کئے ہوئے تھا۔ وہ ایک طرف سے آسمان پر بادلوں کے درمیان نکلتا اور اوپر اٹھتا دکھائی دیتا ہے۔ اور حجم میں بڑا ہوتا چلا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ چاند کی شکل اختیار کر جاتا ہے۔ اس کے ہالے میں ایک چہرہ دکھلائی دیتا ہے جو کہ کسی بزرگ انسان کی شبیہہ معلوم ہوتی ہے۔ جوں جوں چاند کا نور بڑھتا ہے۔ توں توں شبیہہ صاف ہوتی جاتی ہے اور وہ نقش ونگار اور غیر ملکی بادشاہ کا چہرہ غائب ہونے شروع ہو جاتے ہیں وہ شبیہہ نورانی چاند کے ہالے میں حضور کی ہے اور صاف دکھلائی دیتی ہے اور دنیا میں ایک شور خوشی کا بلند ہو جاتا ہے۔ دنیا پکار اٹھتی ہے کہ یہ تو حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز (المصلح الموعود) ہیں۔ میں بھی پہچان کر خوش ہوتا ہوں کہ الحمد للہ اس پاکیزہ انسان کے باعث دنیا پر اک رحمت کی چادر بچھا دی گئی ہے اور انسان آج کتنا خوش قسمت ہے کہ اسی دنیا میں اسے جنت کی جھلک دکھا دی گئی ہے۔ حضور کا چہرہ انسانوں کے نزدیک آکر مسکراتا ہے۔ اور رحمت کے پاکیزہ موتی طمانیت پر نچھاور کرتا ہے۔ جن کو روحانی لوگ ہی محسوس کر سکتے ہیں۔ دنیا پر سکون معلوم ہونے لگتا ہے دنیا اپنے کاروبار اور خوشی میں اسی طرح مگن دکھائی دیتی ہے۔ میں بھی چل نکلتا ہوں۔ چند قدموں کے فاصلے پر ایک میلا سا لگا ہوا ہے۔ جہاں بڑی رونق ہے

جوتیوں کی خاک پاک کا ذرہ
سید سعید احمد احمدیہ بریٹ اللباس
(چنیوٹ) ضلع جھنگ

خورشید احمد صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ شاہ جہانپور کا خط

حضور! یہاں کی ساری جماعت حضور پرنور کو خدا تعالےٰ کا مقرر کردہ سچا خلیفۃ المسیح۔ پسر موعود اور مصلح الموعود یقین کرتی ہے اور تاعمر خلافت سے وابستگی میں نجات سمجھتی ہے۔ اللہ تعالےٰ حضور کو اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کو حاسدوں کے شر سے محفوظ رکھے گا۔ اور اسے ترقی وکامیابی عطا فرمائیگا۔ انشاء اللہ

غالباً ۱۹۴۸ء ابتدائے ایام درویشی کی بات ہے کہ مولوی عبدالوہاب صاحب عمر مسجد مبارک میں بعد نماز مغرب حکمت اور نسخہ جات بتایا کرتے تھے۔ خاکسار کے پاس ان کے لکھوائے ہوئے نسخہ جات موجود ہیں۔ ان کی گفتگو اور رویہ سے بندہ پر یہ اثر تھا کہ اگرچہ مولوی عبدالوہاب صاحب عمر حضرت خلیفۃ المسیح الموعود اول کی اولاد ہیں۔ مگر کامل متقی نہیں ہیں اپنے دوستوں سے بھی بعض اوقات ایسا ذکر ہو جاتا تھا۔ تو دوستوں نے بتایا کہ صرف یہی ایک ایسے ہیں باقی بھائی اچھے ہیں۔ خاکسار نے دوسرے بھائیوں کو نہیں دیکھا انہی دنوں کی بات ہے کہ ایک دن محمد شفیع صاحب عابد (قادیان) ہمارے پاس آئے۔ اور باتوں کا رخ اس طرف پھیر دیا۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے بعد کون خلیفہ ہوگا۔ یا ہونا چاہیئے۔ اس پر بحث ہونے لگی۔ کسی نے حضرت میاں بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کا نام لیا کہ آپ بہت نیک ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد ہیں۔ کسی نے حضرت میاں ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کا نام پیش کیا۔ کہ زرتشت نبی کی پیشگوئی ہے کہ مسیح کی بادشاہت اس کے بعد اس کے بیٹے اور پوتے کو دی جائیگی میاں ناصر احمد صاحب پوتے بھی ہیں اور نوجوان بھی ہیں۔ کسی نے چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کا نام پیش کیا۔ کہ ان کو بین الاقوامی پوزیشن حاصل ہے اور آج انگریزوں کا میاب رہتا ہے۔ یہ یاد نہیں رہا کہ کسی نے مولوی عبدالمنان صاحب کا نام بھی پیش کیا تھا یا نہیں صرف شک ہے۔

آخر کار حضرت خلیفۃ المسیح کی ایک روایت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے خاکسار نے کہا۔ کہ حضرت صاحب کی عمر تو بہت لمبی ہوگی۔ کیا علم اس وقت یہ لوگ کہاں ہوں گے اور کیا خبر کہ ہم میں سے بھی کوئی اس وقت دنیا میں ہوگا۔ یا نہیں۔ آج اس پہ بحث کرنا بیکار ہے۔ چنانچہ یہ بات ختم ہو گئی۔

خاکسار کو یاد پڑتا ہے کہ اسی دوران میں کسی نے مسجد مبارک میں تفسیر کبیر کے درس کی بجائے قرآن مجید کا ترجمہ سنانے کا تذکرہ بھی کیا تھا۔ مگر اس پر کسی نے توجہ نہیں دی تھی۔ یہ باتیں شروع زمانہ درویشی کی ہیں۔ جبکہ مولوی عبدالوہاب عمر صاحب قادیان تھے۔ اور ہم لوگ دیہاتی مبلغین کلاس میں پڑھا کرتے تھے۔ قیاس ہے کہ ان باتوں کا منبع مولوی عبدالوہاب صاحب عمر ہی ہیں سائیں عبدالرحمن صاحب درویش اور محمد شفیع صاحب عابد ۱۹۵۵ء تک جبکہ خاکسار قادیان تھا۔ دونوں یک جان و دو قالب کی مثال تھے۔ سائیں عبدالرحمن صاحب ان دنوں مولوی عبدالوہاب صاحب کے مطب میں کام کیا کرتے تھے۔

خاکسار رجب ۱۹۵۱ء میں ہندی تعلیم کے حصول کے لئے دوبارہ قادیان آیا تو پھر ایسی بات کسی سے نہیں سنی۔ شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ مولوی عبدالوہاب صاحب قادیان سے پاکستان جا چکے تھے (خاکسار کو اب بالکل یاد نہیں رہا کہ یہ باتیں کن کن لڑکوں کے درمیان ہوئی تھیں۔ صرف مفہوم یاد رہ گیا ہے)

۱۹۵۶ء میں خاکسار پاسپورٹ سے پاکستان گیا تھا۔ گھٹیالیاں سے متصل کوٹ گوندل میں خاکسار کی رشتہ داری ہے۔ جمعہ پڑھنے گھٹیالیاں آیا۔ یہ اللہ رکھا کا گاؤں ہے۔ بندہ نے سید نذیر حسین صاحب مرحوم سے اللہ رکھا کی بابت کہا کہ اس نے قادیان بڑا فتنہ پیدا کیا تھا۔ اور بڑی مشکل سے وہاں سے نکلا تھا تو انہوں نے بتایا کہ اسے معافی مل چکی ہے۔ خاکسار نے کہا کہ معافی مل جانے کا یہ مطلب نہیں کہ اس کے امراض بھی دور ہو گئے ہیں۔ سید صاحب نے کہا کہ ہاں! یہ بات تو ٹھیک ہے۔ خاکسار کے پوچھنے پر کہ اب اللہ رکھا کہاں ہے۔ جمعہ میں نہیں آیا۔ تو کہنے لگے۔ وہ بہت کم گاؤں میں آتا ہے اور ادھر ادھر جماعتوں میں گھومتا رہتا ہے۔ سید نذیر حسین صاحب مرحوم

غیر مبایعین اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ

(از مکرم شیخ عبد القادر صاحب مولوی فاضل مربّی سلسلہ احمدیہ لاہور)

پیغام صلح نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ذات ستودہ صفات پر یہ بہتان تراشا ہے۔ کہ گویا حضور نے اپنی تحریرات میں حضرت مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخیاں کی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون حقیقت یہ ہے کہ جو شخص حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تحریرات کو اپنے دل سے بغض اور کینہ کو نکال کر پڑھے گا۔ یقیناً وہ اس نتیجہ پر پہنچے گا۔ کہ حضور نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے ادب و احترام کو پوری طرح ملحوظ رکھتے ہوئے اس امر پر اظہار افسوس کیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے مسلمانوں میں جس تنظیم اور اتحاد کی بنیاد رکھی تھی۔ اور جس کو مضبوط کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ نے انتھک کوششیں کی تھیں، اسے آج ان کی اولاد کا ایک حصہ ملیا میٹ کرنے پر تلا ہوا ہے۔

ایڈیٹر پیغام صلح نے حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی تعریف میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض کلمات کا ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے کہ:۔

"یہ ہے نور الدین رحمۃ اللہ علیہ۔ آہ! کاش میاں صاحب مسیح موعود کی نظروں سے نور الدین رح کو دیکھتے۔ ان کی تحریرات کو پڑھتے۔ اور خشیت الٰہی ان کے دل میں ہوتی۔ تو ایسے الفاظ ان کی زبان سے نہ نکلتے۔ جن کو کوئی غیرت مند احمدی برداشت نہیں کر سکتا۔"

جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ہرگز ہرگز حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے حق میں کوئی نازیبا کلمہ استعمال نہیں کیا۔ اور آپ ایسا کر بھی کیسے سکتے تھے، جبکہ آپ انہیں اپنا استاد اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خلیفہ اول تسلیم کرتے ہیں۔

اہل پیغام کی جسارت دیکھئے۔ کہ آج جس شخص کی تعریف میں وہ زمین و آسمان کے قلابے ملا رہے ہیں۔ اسے اس کی زندگی میں ان لوگوں نے اس قدر ستایا۔ دکھ دیئے۔ بیہودہ الزامات لگائے۔ اور قلبی اور ذہنی اذیتیں پہنچائیں۔ کہ الامان والحفیظ۔

جماعت کا متفقہ طور پر حضرت مولانا نور الدین رضؓ کو خلیفۃ المسیح اول تسلیم کرنا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال پر جب اللہ تعالےٰ نے اپنی خاص الخاص مشیت کے ماتحت حضرت مولانا نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ کو حضور کا خلیفہ اول بنایا۔ تو تمام جماعت نے جن میں اہل پیغام بھی کلہم شامل تھے۔ متفقہ طور پر حضرت ممدوح کی خدمت میں یہ تحریری درخواست پیش کی۔ کہ "مطابق فرمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مندرجہ رسالہ الوصیت ہم احمدیان جن کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔ اس امر پر صدق دل سے متفق کہ اول المہاجرین حضرت حاجی مولوی حکیم نور الدین صاحب...... کے ہاتھ پر احمد کے نام پر تمام احمدی جماعت موجودہ اور آئندہ نئے ممبر بیعت کریں۔ اور حضرت مولوی صاحب موصوف کا فرمان ہمارے واسطے آئندہ ایسا ہی ہو جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا۔"

اور درخواست کے مطابق اسی وقت تمام موجودہ قادیان کے احمدی احباب نے جن کی تعداد قریباً بارہ سو تھی۔ حضرت ممدوح کے ہاتھ پر بیعت کی۔

خواجہ کمال الدین صاحب کا بحیثیت سیکرٹری انجمن اعلان

اس کے بعد خواجہ کمال الدین صاحب نے جو اس وقت صدر انجمن کے سیکرٹری تھے۔ تمام جماعت کی اطلاع کی غرض سے بدیں حسب ذیل اعلان کیا:۔

اطلاع از جانب صدر انجمن:۔ برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

حضرت سیدی و مولائی عالیجناب مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام ...... کا جنازہ قادیان میں پڑھا جانے سے پہلے آپ کے وصایا مندرجہ الوصیت کے مطابق حسب مشورہ معتمدین صدر انجمن احمدیہ موجودہ قادیان و اقرباء حضرت مسیح موعودؑ بہ اجازت حضرت ام المومنین کل قوم نے جو قادیان میں موجود تھی۔ جس کی تعداد اس وقت بارہ سو تھی۔ والا مناقب حضرت حاجی الحرمین شریفین جناب حکیم نور الدین صاحب سلمہٗ کو آپ کا جانشین اور خلیفہ قبول کیا۔ اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ کل حاضرین قادیان نے جن کی تعداد اوپر دی گئی ہے۔ بالاتفاق خلیفۃ المسیح قبول کیا۔ یہ خط بطور اطلاع کل سلسلہ کے ممبران کو لکھا جاتا ہے۔ کہ وہ اس خط کے پڑھنے کے بعد فی الفور حضرت حکیم الامۃ خلیفۃ المسیح والمہدی کی خدمت بابرکت میں خود یا بذریعہ تحریر حاضر ہو کر بیعت کریں۔

مندرجہ بالا تحریرات سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال پر اہل پیغام نے بھی تمام دوسری جماعت کی طرح بالاتفاق حضرت مولانا نور الدین رضؓ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خلیفہ اول تسلیم کیا۔ اور آپ کے فرامین کو بھی اسی طرح واجب الاطاعت قرار دیا۔ جس طرح کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرامین کو واجب الاطاعت سمجھتے تھے

اہل پیغام کی حضرت خلیفہ اول رضؓ کے خلاف خفیہ سازشیں

لیکن تاریخ شاہد ہے۔ کہ ابھی بمشکل چند ہی روز گذرے ہوں گے۔ کہ سرکردہ پیغامیوں نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے خلاف خفیہ سازشیں کرنا شروع کر دیں۔ اور اس امر کی سرتوڑ کوشش کی۔ کہ وہ جبہ جو حضور کو اللہ تعالےٰ نے پہنایا تھا۔ اسے اپنی گوناگوں چالاکیوں اور عیاریوں سے اتارنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ یہ الگ بات ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کو یہی منظور تھا۔ کہ وہ اپنے ناپاک مقاصد میں کامیاب نہ ہوں۔ اور اپنی ہر کوشش میں ناکام اور نامراد ہی مریں۔

ذیل میں ہم اکابر اہل پیغام کی چند تحریریں پیش کرتے ہیں۔ جن سے اس امر کا بخوبی اندازہ ہو سکے گا۔ کہ یہ لوگ جو آج حضرت مولانا نور الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت میں مگر مچھ کے سے آنسو بہا رہے ہیں۔ ان کے اکابر نے ان کی زندگی میں ان کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا۔

۱۹۰۹ء کی بات ہے۔ کہ حضرت حکیم فضل دین صاحب بھیروی رضؓ نے اپنی ایک حویلی واقعہ بھیرہ ضلع شاہ پور وصیت میں سلسلہ کو دی۔ اس حویلی کے حصول کے لئے وہاں کے ایک شیعہ نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کی خدمت میں درخواست کی۔ کہ وہ اسے بازاری نرخ سے کم نرخ پر دے دی جاوے۔ حضرت خلیفہ اول رضؓ نے اس کی درخواست منظور فرمائی۔ اور حکم دیا۔ کہ اسے وہ حویلی اس کی خواہش کے مطابق دے دی جائے۔ لیکن مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ہمخیال ممبروں نے اس میں اختلاف کیا۔ جس پر حضرت خلیفہ اول رضؓ نے اعلان فرمایا۔ کہ ان لوگوں کو عید الفطر تک موقع دیتا ہوں۔ اگر انہوں نے اس اثناء میں اپنی اصلاح نہ کی۔ تو انہیں عید کے روز جماعت سے خارج کر دوں گا۔ آخر عید کے روز ان لوگوں نے بادلِ ناخواستہ معافی مانگ لی۔ حضرت خلیفہ اول رضؓ نے ان کو معاف تو فرما دیا۔ لیکن ان کے دلوں میں حضور کے خلاف جو بغض اور کینہ بھرا ہوا تھا۔ اس کی ایک ادنیٰ سی جھلک ذیل کے خطوط سے بخوبی ظاہر ہے۔

اہل پیغام کے دو خطوط

(۱) ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے حضرت میر حامد شاہ صاحب کو لکھا۔ کہ

حضرت اخی المکرم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ...... قادیان کے مشکلات کا سخت فکر ہے۔ خلیفہ صاحب کا تلون طبع بہت بڑھ گیا ہے۔ اور عنقریب ایک نوٹس شائع کرنے والے ہیں۔ جس سے اندیشہ بہت ابتلا کا ہے...... اگر اس میں ذرہ بھی تخالف خلیفہ صاحب کی رائے سے ہو۔ تو برافروختہ ہو جاتے ہیں...... سب حالات عرض کئے گئے۔ مگر ان کا جوش فرو نہ ہوا۔ اور ایک اشتہار جاری کرنے کا مصمم ارادہ رکھتے ہیں...... آپ فرما دیں۔ ہم اب کیا کر سکتے ہیں۔ ان کا منشا یہ ہے۔ کہ انجمن کالعدم ہو جائے۔ اور ان کی رائے سے ادنیٰ تخالف نہ ہو۔ شیخ صاحب (مراد شیخ رحمت اللہ صاحب۔ ناقل) اور شاہ صاحب (مراد ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب۔ ناقل) بعد سلام مسنون مضمون واحد ہے۔

خاکسار مرزا یعقوب بیگ $\frac{9}{9}$ ۲۹

(باقی)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

بقیہ لیڈر (صفحہ ۲ سے آگے)

جو لوگ جماعت احمدیہ پر چند منافقین کے سلسلہ میں سوشل بائیکاٹ وغیرہ کا الزام لگاتے ہیں۔ وہ مولانا کے یہ الفاظ غور سے پڑھ لیں۔

برادرم دوسروں پر کلوخ اندازی سے پہلے اپنی شیشش محلیت پر غور کر لینا چاہیئے۔ معاصر نے حکومت کو مشورہ دیا ہے۔ کہ وہ قانوناً کفر بازی کو بند کرے۔ چشم ما روشن دلِ ماشاد لیکن سوال یہ ہے کہ کیا آپ، خود احمدیت کے متعلق اپنی زبان بند کر لیں گے؟ برادرم اصل چیز یہ ہے۔ کہ اہل علم حضرات اختلاف عقائد کو برداشت کرنے کا حوصلہ پیدا کریں۔ اسلام کی یہی تعلیم ہے۔ اور یہی اسلامی نظام کی جان ہے۔ ورنہ جمہوری نظام اس سے بہتر ہے۔

پانچ سالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ

مکرمی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ ارشاد گرامی ہے جو حضور نے مشاورت ۱۹۵۲ء میں فرمایا تھا کہ غرباء کو ابھارنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ دیہات میں بعض جگہ بیس بیس سال سے ہماری جماعتیں قائم ہیں مگر ان میں کوئی گریجوایٹ نہیں۔ اگر محکمہ کی طرف سے ان کو تحریک کی جائے کہ پندرہ بیس زمیندار مل کر ایک لڑکے کی اعلیٰ تعلیم کا بوجھ اٹھائیں اور قرضے کے طور پر کچھ وظیفہ دیدیا کریں۔ تو چند سال میں کئی لڑکے گریجوایٹ ہو سکتے ہیں۔

خلاصہ سکیم

جماعت کا ہر پیشہ کا فرد مرد ہو یا عورت اس میں حصہ لے سکتا ہے جو کم از کم ایک روپیہ ماہوار یا چھ روپے ششماہی بہ سکیم مرکز میں بھیجے۔ ہر نئے سال گھٹا یا بڑھایا سکتا ہے۔ اس کی سالانہ جمع شدہ رقم کی اطلاع مرکز سے جاری ہو کر ہر ایک ممبر کو دی جائے گی۔ ہر سال جمع شدہ رقم کا ½ وظائف پر خرچ ہوگا۔ باقی ½ کو تجارت پر لگا کر بڑھانے کا اختیار صدر انجمن احمدیہ کو ہوگا۔ کسی ممبر کو پہلے پانچ سال کے دوران میں اپنی جمع شدہ رقم کا کوئی حصہ واپس طلب کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔ چھٹے سال ۱/۵ حصہ واپس ملے گا۔ ساتویں سال ۲/۵ اور علیٰ ہذا القیاس دسویں سال ساری رقم بقایا۔

سکیم کے مندرجہ ذیل حصے ہوں گے۔ اول زمیندارہ۔ قرضہ تعلیم۔ دوم اہل حرفہ کا۔ سوم ملازمین کا۔ چہارم مستورات کا اور پنجم مختص بالذات۔ اول۔ دوم۔ سوم کا یونٹ ضلع ہوگا۔ یعنی ایک ضلع کی آمد اس ضلع کے اسی پیشہ کے امیدوار پر خرچ ہوگی۔ چہارم و پنجم کا یونٹ صوبہ ہوگا مستورات کی طرف سے آمد مستورات پر ہی اسی صوبہ میں خرچ ہوگی۔ اور جو احباب پچاس روپے ماہوار پانچ سال تک جمع کرائیں گے۔ ان کی رقم سے جاری شدہ وظیفہ ان کے نام پر ہوگا۔ اور مختص بالذات کہلائے گا۔

یہ وظائف میٹرک کے بعد کی تعلیم کے لئے جاری ہوں گے۔ ممبران بطور قرضہ دیں گے ان کی رقم پراویڈنٹ فنڈ کے طریق پر جمع ہوتی رہے گی۔ اور وظائف لینے والے طلباء حسب قواعد نظارت تعلیم سے بطور قرضہ حسنہ وظائف لیں گے۔

آپ ازراہ کرم سکیم میں خود بھی حصہ لیں اور دیگر احباب کو بھی حصہ لینے کی تحریک فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ یہ صدقہ جاریہ ہے۔ رقم ماہ بماہ چندہ کے ساتھ "پانچ سالہ سکیم تعلیمی قرضہ" ارسال فرمایا کریں۔

ناظر تعلیم ربوہ۔

درخواست ہائے دعا

(۱) خاکسار کی ماموں زاد بہن نعیمہ فہیم جو کہ سید محمد سعید سلیم صاحب لائلپور کی لڑکی ہے اسکا گردہ کا اپریشن ہوا ہے اور مریضہ کی حالت بہت ہی کمزور ہے احباب کرام و بزرگان سلسلہ اس کی مکمل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ کرامت اللہ دفتر وکیل القانون ربوہ

(۲) میرا لڑکا محمد سعید کئی دنوں سے بخار سے بیمار ہے اور بہت کمزور ہو گیا ہے۔ صحابہ کرام و احباب جماعت اور درویشان قادیان سے مؤدبانہ التماس ہے کہ بچے کی صحت و درازی عمر کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ امۃ القیوم اہلیہ محمد شریف محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ

(۳) میرے والد صاحب چوہدری محمد عظیم صاحب باجوہ نائب تحصیلدار جکل معدہ اور پیشاب کی تکلیف سے بہت بیمار ہیں اور وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور میں زیر علاج ہیں۔ احباب کرام والد صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ قدسیہ باجوہ کوٹھی محبوب [illegible] روڈ لائلپور۔

(۴) میرا لڑکا ٹائیفائڈ بخار اور پیچش کی وجہ سے بہت سخت کمزور ہو گیا ہے۔ نیز میری چار لڑکیاں بھی بخار کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اور میری بیوی کے ایک پھوڑا نکلا ہوا ہے اور میں خود بھی ایک لمبے عرصہ سے بعارضہ درد گردہ بیمار ہوں۔ نیز دل کے دورے پڑتے ہیں بیماریوں کی وجہ سے مالی تنگی بھی بہت ہے۔ میری عاجزانہ طور پر التجا ہے کہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام بزرگان جماعت احمدیہ صحابہ کرام و درویشان قادیان درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں تمام بیماریوں سے نجات دے اور ہر حال میں ہمارا حامی و ناصر ہو۔ آمین

عبدالرحمٰن مہاجر ولد امام الدین مرحوم ڈسکہ وارڈ ۵ مکان نمبر ۲۸۸ ضلع سیالکوٹ (م)

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی سالانہ تقاریب

۲۳ ستمبر بروز اتوار صبح ۷ بجے تعلیم الاسلام ہائی سکول میں طلباء کے سرپرستوں اور بہی خواہوں کا اجتماع ہوگا۔ جس میں وہ دوست شامل ہو سکیں گے جنہیں اپنے بچوں کی تعلیم سے دلچسپی ہے۔ اس تقریب پر سکول کے بچوں کے ورزشی علمی اور تقریری مقابلے ہوں گے۔

۴½ بجے بعد دوپہر سکول میں اولڈ بوائز کا جلسہ ہوگا۔ جس میں ہر وہ اولڈ بوائے شامل ہو سکے گا جو ایک روپیہ ممبرشپ کا چندہ ادا کر چکا ہو۔ اس اجلاس میں اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کا باقاعدہ قیام۔ قواعد و ضوابط آئندہ سال کا پروگرام اور عہدیداروں کا انتخاب عمل میں لایا جائیگا امید ہے ربوہ کے علاوہ دیگر مقامات سے بھی اولڈ بوائز شامل ہوں گے۔ مفصل پروگرام عنقریب شائع ہوگا۔ انشاء اللہ۔

ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

اعلان نکاح

مورخہ ۱۰ ستمبر بروز سوموار بعد نماز عصر سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے برادرم مکرم مولوی غلام حسین صاحب ایاز مبلغ سنگاپور (ملایا) کی بیٹی عزیزہ خیر النساء بیگم صاحبہ کا نکاح ہمراہ مکرم عبداللطیف صاحب فاضل سنکوہی حال گنپت روڈ لاہور سے بعوض دو ہزار روپیہ مہر پڑھا۔ اعلان نکاح سے قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مختصر خطبہ نکاح فرمایا۔ جس کا خلاصہ اپنے الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

مولوی غلام حسین صاحب ایاز ایک لمبا عرصہ قریباً سولہ سال خدمت دین کے سلسلہ میں ملایا رہے ہیں۔ اور اب پھر عنقریب واپس سنگاپور جا رہے ہیں۔ مولوی صاحب نے اپنے قیام سنگاپور کے دوران میں دین کے لئے بہت سی قربانیاں دی ہیں اور بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہے اور اس جہت سے ایاز صاحب اپنے چھوٹے بھائی سے بہت آگے نکل گئے ہیں۔ میرے برادر نسبتی تقی الدین صاحب نے جو سنگاپور میں میڈیکل افسر تھے مجھے بتایا کہ میں ایک دفعہ اپنی جیپ میں سنگاپور کے بازار میں جا رہا تھا کہ میں نے کسی شخص کو سر بازار مردہ پڑا دیکھا۔ میں نے جیپ روکی تو کیا دیکھتا ہوں کہ مولوی غلام حسین صاحب ایاز ہیں۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ مخالفین انہیں زدوکوب کر کے مردہ سمجھ کر چھوڑ گئے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے مولوی صاحب کو فوراً ہسپتال پہنچایا۔ جہاں ان کی جان بچ گئی۔

مولوی غلام حسین صاحب ایاز جس وقت قادیان سے تبلیغ کے لئے روانہ ہوئے ہیں اس وقت ان کی جوانی کی عمر تھی اور غالباً شادی ہوئی ہی تھی (ایاز صاحب نے اس وقت بتایا کہ حضور میری شادی ہو چکی تھی۔ اور ایک ماہ کی ایک بچی بھی تھی۔ یہ وہی بچی ہے جس کا آج نکاح ہو رہا ہے۔) اس کے بعد حضور نے ملایا میں تبلیغ احمدیت کا ذکر فرماتے ہوئے فرمایا کہ۔

ملایا میں نظام حکومت چھوٹی چھوٹی بادشاہتوں کے ذریعے قائم ہے۔ ان میں سے بہت بڑی بھی ہیں اتنی جتنی کہ شام کی بادشاہت اور بعض بہت چھوٹی ہیں۔ اور ہو سکتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام "**بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے**" سب سے پہلے انہیں بادشاہوں کے ذریعہ پورا ہو۔ بہرحال دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے دلوں کو احمدیت کے لئے کھول دے۔

اس کے بعد حضور نے اعلان نکاح فرمایا اور دعا فرمائی۔

خورشید احمد شاد پروفیسر جامعۃ المبشرین ربوہ

(۵) والد مکرم مرزا محمد حسین خان صاحب ٹیلر ماسٹر جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے ہیں گذشتہ ہفتہ سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ دو دن سے حالت زیادہ خراب ہے احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے نہایت مؤدبانہ درخواست دعا ہے (عبدالحمید خان)

(۶) میرے لڑکے مبارک احمد نے ایف۔ایس۔سی (نان میڈیکل) فرسٹ ڈویژن وظیفہ کے ساتھ پاس کر کے اب انجینئرنگ کالج اے کلاس مغلپورہ کے لئے درخواست برائے داخلہ دی ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسے کامیاب کرے (ملک عبدالکریم اچھرہ لاہور)

(۷) عاجز کا لڑکا عزیزم مبشر احمد بعارضہ ٹائیفائیڈ سخت بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے شفائے کاملہ عطا فرمائے آمین۔ نور محمد پوسٹمین حافظ آباد۔ گوجرانوالہ

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ مجلس کارپرداز ربوہ کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۴۴۰۳ میں غلام حسین مشتاق ولد کالو خاں قوم بلوچ پیشہ زراعت کاری۔ عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۲ء ساکن صادق پور ڈاکخانہ محمد آباد ضلع تھرپارکر سندھ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۳/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں —— میری جدّی ملکیت پنجاب ڈیرہ غازیخاں ہے جس کا محل وقوع نیچے ہے دو قسم کی اراضی نہری و بارانی

نمبر	مقام	رقبہ	بیگھ	نوعیت	قیمت
۱	موضع پورستہ کوٹ ہیبت چاہ واسط والا	رقبہ	۹ بیگھ	چاہی ونہری قیمتی	۲۸۰۰-۰-۰
۲	" عمرانی بند کھاڈری	رقبہ اندازاً	۲ "	بارانی "	۱۰۰۰-۰-۰
۳	" "	"	½ "	" "	۲۵۰-۰-۰
۴	" بند ہیرہ والا	رقبہ "	۲ "	" "	۱۰۰۰-۰-۰
۵	موضع جھاڑی بالا بند دودے والا	" "	۱ "	"	۵۰۰-۰-۰
۶	" " گدڑی والا	" "	½ "	"	۲۵۰-۰-۰
۷	کوٹ ہیبت جھلار باندھا	" "	۱ "	نہری	۱۰۰۰-۰-۰
۸	بند جوگی والا موضع جھاڑا بالا	" "	½ "	بارانی	۲۵۰-۰-۰
۹	بند ملوخ والا	" "	¼ "	"	۱۲-۸-۰
میزان			۱۶¾ بیگھ	قیمت	۳۲۲۷-۸-۰

یہ رقبہ چونکہ خط و کتابت کے ذریعہ سے میرے نام تقسیم میں آیا ہے۔ دراصل ہم پانچ بھائی ہیں جو۔ ان کی اراضی جدا ہے میرے بھائی غیر احمدی ہیں۔ زمین کھیوٹ داخل خارج ابھی تک مشترکہ ہے۔ سرکاری کاغذات میں علیحدہ علیحدہ نام نہیں چڑھے ہوئے۔ جب مکمل کھیوٹ پڑ جائے گا دفتر مجلس کارپرداز ربوہ کو دوبارہ اطلاع دیدی جائے گی۔ اس کے ⅟₁₀ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔

میرا پیشہ کاشتکاری ہے اس کی آمد سے ⅟₁₀ حصہ دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد جو جائداد غیر منقولہ ثابت ہو اسکے بھی ⅟₁₀ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد نشان انگوٹھا۔ غلام حسین مشتاق۔

گواہ شد منشی سلطان احمد عفی عنہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نور نگر فارم۔

گواہ شد۔ محمد اسحٰق اکونٹنٹ و سیکرٹری مال نور نگر فارم ضلع تھرپارکر۔

نمبر ۱۴۴۱۹ میں نور الحق مظہر ولد محمد عبدالحق صاحب مجاہد قوم راجپوت پیشہ طالبعلم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن گنج مغلپورہ ڈاکخانہ خاص ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۵/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ والدین کی طرف سے مبلغ ۵/- روپے بطور جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اس کے ⅟₁₀ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ⅟₁₀ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

العبد نور الحق مظہر

گواہ شد۔ محمد عبدالحق مجاہد۔ والد موصی

گواہ شد: عبدالحکیم صدر حلقہ گنج مغلپورہ

نمبر ۱۴۴۲۵: میں سکینہ بیگم زوجہ چوہدری شریف احمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۵۲ الف ڈاکخانہ چک ۱۵۵ فتح ضلع بہاولنگر صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۶/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت جائداد حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپے ہے جو کہ میں خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ زیور طلائی ۲ تولے قیمت دو صد روپے۔ کل میزان ۷۰۰/- روپے ہے۔ میں اس کے ⅟₁₀ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ⅟₁₀ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ نشان انگوٹھا سکینہ بیگم موصیہ

گواہ شد۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

گواہ شد شریف احمد بقلم خود خاوند موصیہ

نمبر ۱۴۴۲۴ میں رضیہ بیگم المعروف غلام بی بی زوجہ چوہدری احمد الدین صاحب قوم جٹ سرو پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۳۲ء ساکن چک ۱۵۲ الف۔ ڈاکخانہ چک ۱۵۵ ضلع بہاولپور صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۶/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا حق مہر مبلغ ۶۰۰/- روپے جو کہ میں خاوند سے بعوض زیور چھ تولہ طلائی وصول کر چکی ہوں۔ میں اس کے ⅟₁₀ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ⅟₁₀ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ: رضیہ بیگم بقلم خود

گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن صدر انجمن احمدیہ

گواہ شد: احمد دین خاوند موصیہ۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

اعلان

"دوست لاہور سے ربوہ آتے ہوئے گھاس منڈی بیرون شاہ عالمی دروازہ سے بس میں سوار ہوا کریں اسی طرح سرگودھا سے ربوہ آتے ہوئے پنجاب ٹرانسپورٹ بس سروس کے اڈے کے پاس سے سوار ہوا کریں"

ناظم ٹی۔ بی۔ کو۔ ربوہ

جامعہ نصرت فار ومن ربوہ میں داخلہ

جامعہ نصرت ربوہ میں تھرڈ ایر اور فرسٹ ایر (آرٹس) کا داخلہ شروع ہے۔ جو ۲۴ ستمبر تک جاری رہے گا۔ فرسٹ ایر کا داخلہ -/۵/- لیٹ فیس کے ساتھ ہوگا۔ داخلہ کے فارم معہ پرووینشل اور کریکٹر سرٹیفکیٹ کے ۲۲ ستمبر تک دفتر میں پہنچ جانے چاہئیں۔ انٹرویو ۲۴، ۲۵ ستمبر کو صبح ۸ بجے ہوگا فارم داخلہ اور پراسپکٹس آفس سے مل سکتے ہیں

پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ

درخواست دعا

خاکسار کے والد صاحب محمد عبد اللہ صاحب موصی احمدیہ کلاتھ ہاؤس کچا گول بازار کے دماغ پر کچھ اثر ہے۔ یعنی وہ ادھر ادھر کی باتیں کرتے ہیں۔ بزرگانِ سلسلہ اور جماعت کے تمام دوستوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفاء کامل عطا فرمائے۔ خاکسار حمید اللہ محلہ دار الرحمت غربی

ولادت:- اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۹-۹-۵۶ کو چھ لڑکیوں کے بعد لڑکا عطا فرمایا ہے بزرگان کرام نومولود کی باصحت درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کی دعا فرمائیں۔
ملک محمود احسن کارکن بیت المال ربوہ

مالیوں کی ضرورت

ہمیں پنجاب اور سندھ کے لئے (سات آٹھ) مالیوں کی ضرورت ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ آدمی دیانتدار اور محنتی ہوں۔ تنخواہ معقول دی جاوے گی اور درخواستیں امیر جماعت یا پریذیڈنٹ کی تصدیق کے ساتھ معہ تجربہ آنی چاہئیں ایسے لوگ درخواستیں نہ دیں جو ہاتھ سے کام نہ کر سکتے ہوں

ایم۔ این سنڈیکیٹ ربوہ

معقول منافع پر روپیہ لگانیوالوں کے لئے زرّیں موقع

احباب صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو نفع مند کام میں لگانے کے لئے روپیہ قرض دیتے رہے ہیں۔ لیکن اب صدر انجمن نے ایسے قرضے لینے تقریباً بند کر دئے ہوئے ہیں ہم نے احباب کی سہولت کے لئے ایسے قرضے لینے کا انتظام کیا ہے۔ روپیہ کے عوض ایک معقول جائداد بطور رہن دی جائے گی۔ اور اس جائیداد کا زرِ ٹھیکہ اگر رقم کی صورت میں گنا جائے تو -/۵۰ روپے فی ہزار سالانہ کے قریب بنتا ہے۔ معاہدہ کم سے کم تین سال کا ہوگا۔ لیکن ایک سال گزارنے کے بعد دونوں فریقوں میں سے جو فریق رقم کسی وجہ سے واپس لینا یا واپس دینا چاہے (اور گروی فک کرنا یا کروانا چاہے) تو اسے نوٹس دینا ضروری ہوگا۔ زرِ ٹھیکہ کی ادائیگی سالانہ ہوگی۔

انچارج ایم این سنڈیکیٹ ربوہ

ٹائم ٹیبل طارق ٹرانسپورٹ کمپنی۔ لاہور

سروس نمبر	I	II	III	IV
روانگی لاہور	۳ — ۱۵	۸ — ۴۵	۱۱ — ۴۵	۴ — ۳۰
آمد ربوہ	۷ — ۰	۱۲ — ۳۰	۳ — ۳۰	۸ — ۱۵
روانگی سرگودھا	۳ — ۱۵	۶ — ۱۵	۱۱ — ۱۵	۴ — ۱۵
آمد ربوہ	۴ — ۲۵	۷ — ۲۵	۱۲ — ۲۵	۵ — ۲۵
اڈہ لاہور	بیرون شاہ عالمی دروازہ۔ نزد تانگہ سٹینڈ بالمقابل گھاس منڈی			
اڈہ سرگودھا	بالمقابل پٹرول پمپ نزد پنجاب ٹرانسپورٹ سروس			
اڈہ ربوہ	ملحقہ چونگی ربوہ			

سیّد امجد علی مغربی پاکستان سے قومی اسمبلی کے رکن منتخب ہو گئے

کراچی ۱۹ ستمبر۔ مرکزی وزیر خزانہ سید امجد علی مغربی پاکستان سے قومی اسمبلی کے رکن منتخب ہو گئے ہیں۔ یہ نشست گورنر مغربی پاکستان میاں مشتاق احمد گورمانی کے استعفیٰ کی وجہ سے خالی ہوئی تھی۔ مغربی پاکستان سے قومی اسمبلی کے انتالیس ارکان میں سے ۲۴ نے اپنے ووٹ ڈالے اور ان سب نے سید امجد علی کے حق میں ووٹ دے دیئے۔

اس نشست کے لئے ۷ امیدواروں نے کاغذات نامزدگی داخل کئے تھے۔ جن کے نام یہ ہیں۔ سید امجد علی (ری پبلیکن) مسٹر جی۔ ایم سید (سندھ عوامی محاذ) بیگم سروری عرفان اللہ (مسلم لیگ) مسٹر جی الانہ (مسلم لیگ) مسٹر عبدالوحید خاں (مسلم لیگ) اور مسٹر رانا عبد العزیز نون (مسلم لیگ)

ان میں سے مسٹر جی الانہ اور بیگم سروری عرفان اللہ نے مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کی ہدایت کے مطابق اپنے نام باضابطہ طور پر واپس لے لئے تھے۔ باقی تین امیدواران رانا عبد العزیز نون مسٹر جی۔ ایم سید۔ اور مسٹر عبدالوحید خاں کو کوئی ووٹ نہیں ملا۔

(بقیہ صفحہ ۳)

۸

فرمایا "اگر میں غلطی کرتا ہوں اور اس بڑھاپے اور اس عمر میں قرآن مجید نہیں سمجھا یا تو پھر تم کیا سمجھاؤ گے میری یہ حالت ہے کہ مضامین تو بیر دکھی ہوتے ہیں۔ کھڑا ہی ہوں تو محض اس نیت سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے تھے۔ میں نہیں جانتا میرا کتنا وقت ہے۔ میں اس راہ سے ناواقف ہوں۔ نحن امة امیةٌ لانکتب ولا..."

(الحکم ۲۱ جنوری ۱۲ء)

۹

۲۷ دسمبر ۱۲ء کے خطبہ میں فرمایا:-

"میں بیمار رہوں۔ صبح سے اب تک خطوط پڑھتا پڑھتا تھک گیا ہوں اور بوڑھا بھی ہوں۔ جو لوگ دور ہیں اور ان کے کانوں میں میری آواز نہیں پہنچ سکتی ان کے کانوں میں وہ لوگ جو سنتے ہیں پہنچا دیں۔"

(بدر ۲۷ فروری ۱۲ء)

کراچی کو بذریعہ ریل انقرہ سے ملانے کی تجویز

کراچی ۱۹ ستمبر۔ معاہدہ بغداد کی مواصلات سب کمیٹی کے آئندہ اجلاس میں کراچی کو بذریعہ ریل تہران اور بغداد کے راستے انقرہ سے ملا دینے کی تجویز پر غور کیا جائے گا۔ یہ اجلاس ۱۰ اکتوبر سے کراچی میں منعقد ہو رہا ہے اس میں پاکستان کے علاوہ ترکی۔ ایران اور عراق کے نمائندے حصہ لیں گے۔ کراچی انقرہ ریلوے لائن کے سلسلے میں ابتدائی سروے مکمل ہو چکا ہے۔

مسٹر محمد علی کو پیشکش

کراچی ۱۹ ستمبر۔ ایک اخباری اطلاع کے مطابق وزیر اعظم مسٹر محمد علی پہ زور دیا جا رہا ہے کہ وہ حفاظتی کونسل میں پاکستان کے نمائندہ کا عہدہ قبول فرمائیں اور وہاں کشمیر کے متعلق پاکستان کا کیس پیش کریں۔ مسٹر محمد علی اور صدر سکندر مرزا کے درمیان گزشتہ تین روز سے مسلسل ملاقاتیں ہو رہی ہیں۔ کل صدر نے مسٹر محمد علی کے اعزاز میں ڈنر بھی دیا۔ جس میں مرکزی وزراء سابق وزراء اور سفارتی نمائندوں نے شرکت کی۔

صدر سکندر مرزا کا عزم عراق

بغداد ۱۹ ستمبر۔ سرکاری ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ صدر سکندر مرزا شاہ فیصل کی دعوت پر ۱۵ نومبر کو عراق جائیں گے۔ وہ عراق میں دس روز قیام فرمائیں گے۔ صدر سکندر مرزا عراق کے ترقیاتی منصوبوں کا معائنہ کریں گے اور تاریخی مقامات دیکھیں گے وہ دونوں ملکوں کے تعلقات کو اور مضبوط بنانے کے مسئلہ پر بھی عراقی رہنماؤں سے گفتگو کریں گے

گولڈ کوسٹ ۱۹۵۷ء میں آزاد ہو جائے گا

لنڈن ۱۹ ستمبر۔ برطانوی وزارت خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ مغربی افریقہ کی برطانوی نوآبادی گولڈ کوسٹ کو آئندہ سال ۶ مارچ کو دولت مشترکہ کے اندر آزادی دے دی جائے گی۔

جنرل نجیب زندہ نہیں؟

لنڈن ۱۹ ستمبر۔ لیبر پارٹی کے اخبار "ڈیلی ہیرلڈ" نے یہ رپورٹ شائع کی ہے کہ مصر کے سابق صدر جنرل نجیب اب زندہ نہیں۔